10784
RS. 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۱۵ شمارہ ۲۹ ۱۹ تا ۲۵ جولائی ۲۰۰۲ء ۸ تا ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

بابری مسجد انہدام کی ذمہ داری طے کرنے کے لئے قائم

لبراہن کمیشن کے دس سال

یہ ڈرامہ آخر کب تک چلتا رہیگا؟

کمیشن سیدھے وزارت داخلہ کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے اور جب تک مسٹر لال کرشن اڈوانی وزیر داخلہ ہیں لبراہن کمیشن "نشستند وگفتند وبرخاستند" سے شاید ہی آگے بڑھ سکے گا ——— محمد سالم جامعی

[illegible]

> اگر کمیشن مسٹر اڈوانی کے خلاف کوئی نتیجہ مرتب نہیں کرسکتا تو پھر دوسرے درجے کے ملزموں کے خلاف آخر کیا نتیجہ نکال سکتا ہے اس لئے کہ بابری مسجد انہدام کی کارروائی کی ایک ایک کڑی مسٹر اڈوانی تک پہنچ رہی ہے۔

[illegible]

فلسطینی قیادت میں تبدیلی کے معاملہ پر

امریکہ عالمی برادری سے الگ تھلگ پڑ گیا

مشرقی وسطیٰ میں آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے فلسطینی قیادت میں تبدیلی کی شرط رکھ کر امریکہ اس معاملہ میں جہاں الگ تھلگ پڑ گیا ہے، وہیں فلسطینی جدوجہد کی علامت بن چکے صدر یاسر عرفات کو صرف بین الاقوامی سطح پر بلکہ فلسطینی سیاست میں اپنے سخت مخالفوں سے بھی مکمل ہمدردی مل رہی ہے۔ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے گزشتہ ہفتے مشرقی ایشیا کے ضمن میں اپنی امن پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے وہاں قیادت میں تبدیلی کی بات کہی تھی۔ اس اسکیم کے تحت انھوں نے ۱۸ ماہ کے اندر خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام کا وعدہ کرتے ہوئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس کے بدلے میں فلسطینیوں کو اپنے لیے نیا لیڈر منتخب کرنا ہوگا جن کی قیادت میں وہاں سیاسی اور سیکورٹی سے متعلق امور میں اصلاحات کو نافذ کیا جا سکے۔ مسٹر بش نے اپنی اس اسکیم کے لیے عالمی برادری کی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے حال ہی میں کناڈا میں ختم ہوئی صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک کے گروپ ۸ کی میٹنگ میں دیگر ممالک سے اس بارے میں تبادلہ خیال کیا لیکن امریکہ کی امید کے مطابق کامیابی نہیں ہو سکی۔ گروپ ۸ کے ممالک نے بش کی پالیسی کا خیر مقدم کرنے کے باوجود یاسر عرفات کو ہٹائے جانے کے حق میں کوئی بیان نہیں دیا۔ دیگر یورپی اور ایشیائی ممالک کا ردعمل بھی کم و بیش یہی رہا۔ یورپی یونین نے بش کی پالیسی کی حمایت تو کی ہے لیکن مسٹر عرفات کو ہٹائے جانے کے معاملہ پر اختلاف کیا۔

یورپی یونین کے خارجہ امور کے سربراہ خیویر سولانا نے کہا کہ فلسطین میں جمہوریت اور غیر جانبدارانہ الیکشن کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے لیکن جہاں تک قیادت میں تبدیلی کا سوال ہے یہ فیصلہ فلسطینیوں پر چھوڑ دیا جانا چاہیے۔

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ مسٹر عرفات فلسطینیوں کے منتخب نمائندے ہیں اور پوری دنیا نے انھیں اس حیثیت سے تسلیم کیا ہے۔ اس کے باوجود اگر نئے لیڈر کے انتخاب کا سوال پیدا ہوتا ہے تو یہ فلسطینیوں کو ہی طے کرنا ہے۔ روس، چین اور جاپان نے مشرقی ایشیا میں امن کی کوششوں کو آگے بڑھانے کے لیے وہاں قیادت میں تبدیلی کی بات تو کی لیکن ساتھ ہی مسٹر عرفات کے بغیر امن مذاکرات کو بے معنی بتایا۔ جاپان نے اپنے ردعمل میں کہا ہے کہ وہ ۱۹۹۶ میں منتخب ہوکر اقتدار میں آئے مسٹر عرفات کو ہی فلسطینیوں کا اصل لیڈر تسلیم کرتا ہے۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ فلسطینیوں کو آزاد ریاست کے روپ میں تسلیم کرنے کے بعد مسٹر عرفات کو ہٹائے جانے کی امریکی تجویز عالمی برادری کو پسند نہیں آئی ہے کیونکہ فلسطین میں کئی تنظیموں اور لیڈران کی موجودگی کے باوجود آج بھی پوری دنیا میں مسٹر عرفات ہی فلسطینیوں کے اصل لیڈر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] مسٹر عرفات [illegible] عالمی برادری [illegible] امریکی صدر جارج ڈبلیو بش [illegible] فلسطینی [illegible] مسٹر عرفات کو [illegible] اسرائیلی وزیراعظم [illegible] امریکہ [illegible] عرب ممالک [illegible]

مسٹر عرفات کے سخت مخالف [illegible] فلسطینی لیڈر [illegible] مسٹر عرفات [illegible] کی حمایت [illegible] امریکی [illegible] مسٹر عرفات کی مخالفت کرتے رہیں گے [illegible]

پاکستان

کیا پرویز مشرف عمران خان کو وزیراعظم بنانا چاہتے ہیں

پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے اپنی حکمت عملی تیار کی ہے کہ ملک میں جمہوری نظام قائم کرنے کے لیے انتخابات بھی ہو جائیں اور اقتدار بھی اپنے ہی کسی آدمی کے ہاتھ میں رہے۔ مشرف چاہتے ہیں کہ عمران خان ملک کے وزیراعظم بنیں اور ان کے لیے انھوں نے اکتوبر میں عام انتخابات میں تین لیڈروں کے درمیان دوستانہ مقابلہ کا منصوبہ تیار کیا ہے۔

ایک ویب سائٹ نے سفارتی ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ پاکستان کی فوج ان تینوں میں سے کسی ایک کو ملک کا وزیراعظم بننے میں مدد کرے گی۔ مشرف کے منصوبوں کے مطابق جن تین لیڈروں کے درمیان دوستانہ مقابلہ ہونا ہے وہ ہیں تحریک انصاف کے چیف اور سابق کرکٹ کھلاڑی عمران خان، سابق وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق۔ سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ مشرف نے اس مہم میں میجر جنرل رشید قریشی اور وزیر اطلاعات و نشریات نثار میمن کو بھی لگا رکھا ہے۔ اور یہ عمران خان کو انتخاب لڑنے کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں رشید قریشی اور نثار میمن نے عمران کو ایک سروے کی کاپی بھی دی ہے جس میں صاف کہا گیا ہے کہ عمران ایک مقبول وزیراعظم ہوں گے۔ بتایا جاتا ہے کہ وزیراعظم بننے کے لیے پرویز مشرف کی پہلی پسند عمران خان ہی ہیں اور اسی وجہ سے کسی بھی طرح ان کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

سیاست میں آنے سے پہلے عمران خان سماجی خدمت میں لگے رہے ہیں اور انھوں نے ۴۰ خیراتی ٹرسٹ بھی کھول رکھے ہیں۔ ایک کامیاب کرکٹ کھلاڑی اور کپتان ہونے کے ناطے وہ عام لوگوں خاص طور سے جوانوں میں کافی مقبول ہیں۔ مشاہدین کا کہنا ہے کہ سیاست کے معاملات میں عمران خان کا تجربہ کاری ہی مشرف کو اپنی طرف راغب کر رہی ہے۔ مشرف کو لگتا ہے کہ عمران کو ملک کی باگ ڈور سونپنے سے انھیں فوجی نظام کو اور مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔

سفارتکاروں کے مطابق مشرف چاہتے ہیں کہ جماعت اسلامی انتخابات لڑے اور اس کے لیے انھوں نے آئی ایس آئی سے جماعت اسلامی کو سمجھانے بجھانے کو کہا ہے۔ جماعت اسلامی کو انتخابات میں اتار کر مشرف مذہبی لیڈروں کی تائید حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق قریشی اور میمن نے بڑے خاموش طریقہ سے جماعت کے چیف قاضی حسین احمد سے ملاقات کی اور ان کو عام انتخابات میں حصہ لینے کے لیے تیار کرنے کی کوشش کی۔ انتخابات میں حصہ نہ لینے کا اعلان کر چکی جماعت اسلامی نے اپنے فیصلے پر غور کرنے کے لیے وقت مانگا ہے۔ قاضی حسین احمد چاہتے ہیں کہ مشرف اس بات کی گارنٹی دیں کہ پاکستان مستقبل میں بھی ایک اسلامی ملک رہے گا اور اسلامی سرگرمیوں پر کوئی روک نہیں لگے گی۔ ساتھ ہی جہاد اور افغان پالیسیوں کے معاملے پر بھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ [illegible] عام انتخابات سے پہلے ہی پاکستان [illegible] جائے گی۔

سفارتکاروں نے بتایا کہ مشرف نے قاضی حسین احمد کو بھروسہ دلایا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک رہا ہے [illegible] کے معاملہ میں بھی [illegible] امریکی [illegible]

(مختلف) ذرائع کا کہنا ہے کہ مشرف کی جدوجہد کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح اکتوبر ۲۰۰۲ء میں ہونے والے انتخابات [illegible] مذہبی [illegible] جنرل مشرف نے [illegible] عمران خان [illegible] اس طرح [illegible] کرسکیں۔

> **سیاست کے معاملات میں عمران خان کی ناتجربہ کاری ہی مشرف کو اپنی طرف راغب کر رہی ہے۔ مشرف کو لگتا ہے کہ عمران کو ملک کی باگ ڈور سونپنے سے انھیں فوجی نظام کو اور مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔۔**

آئینی طور پر میں اب بھی ملک کا صدر ہوں

پاکستان کے سابق صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ آئینی طور پر وہ اب بھی ملک کے صدر ہیں۔ [illegible] جنرل پرویز مشرف [illegible] پاکستان کے صدر [illegible] صدارتی [illegible] انھوں نے [illegible] سپریم کورٹ [illegible] جنرل مشرف [illegible] آئین [illegible] حکومت کے خلاف [illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نائب وزیر اعظم کی تقرری کا جواز کیا ہے؟

حال ہی میں ہونے والی کابینہ کی تشکیل نو سے صرف ایک دن پہلے وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی نے اپنے ایک سینئر وزیر لال کرشن اڈوانی کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا تھا۔ نائب وزیر اعظم وزارت داخلہ کی اپنی سابقہ ذمہ داری بھی سنبھالتے رہیں گے۔ مسٹر اڈوانی کی نائب وزارت عظمیٰ پر یہ تقرری آج کل کافی بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ خاص طور سے اس لیے بھی کہ اس سلسلے میں کچھ ایسے سوالات بھی سامنے آ رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی سامنے نہیں آئے تھے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ نائب وزیر اعظم کے عہدے کا ہندستان کے دستور میں کہیں بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس عہدے پر مقرر کیے گئے شخص کو حلف بھی صرف وزیر کی حیثیت سے ہی دلایا جاتا ہے نائب وزیر اعظم کی حیثیت سے نہیں۔ اب تک ہونے والے کسی بھی نائب وزیر اعظم کو اس عہدے کے ناطے رسمی طور پر کوئی خاص ذمہ داری بھی نہیں سونپی گئی۔ اس کی بھی کوئی مثال نہیں ہے کہ اس عہدے کی وجہ سے کسی نائب وزیر اعظم کا خاص استعمال کیا گیا ہو۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا یہ عہدہ صرف ایک نمائشی اور کسی شخصیت کو محض خوش کرنے کی ایک کوشش ہے یا اس کے پس پشت کوئی اور سیاسی راز ہے خاص طور پر مسٹر اڈوانی کو جس حالت میں اور جس طرح نائب وزیر اعظم بنایا گیا ہے اس نے اس سوال کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ مسٹر اڈوانی سے پہلے اس عہدے پر سیاسی طور سے سب سے زیادہ طاقتور سردار پٹیل نائب وزیر اعظم بنے تھے۔ ان کی پوری کارکردگی کی مدت ان کی وزارتوں داخلہ اسٹیٹس اور نشریات پر مبنی رہی پھر کانگریس کا سینئر لیڈر ہونے کے ناطے مرارجی ڈیسائی کو اندرا گاندھی نے نائب وزیر اعظم بنایا تھا۔ ۱۹۶۶ء میں کانگریس پارلیمانی پارٹی کے لیڈر کے انتخاب میں مرارجی کو ہرا کر وزیر اعظم بنی تھیں۔ ۱۹۶۷ء کے پارلیمانی انتخاب کے بعد کانگریس کی حالت خستہ ہو جانے پر سینئر لیڈر چاہتے تھے کہ مرارجی بھائی کو نائب وزیر اعظم کے بطور کابینہ میں لیا جائے۔ دو دن تک کانگریس مجلس عاملہ کی کئی میٹنگوں کے بعد اس کے لیے اتفاق رائے بنا لیکن وزیر اعظم اندرا گاندھی نے عوامی طور پر یہ بیان دیا کہ اس تقرری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس عہدے کے ناطے مرارجی ڈیسائی کو خاص اختیارات حاصل ہوں گے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اڈوانی جی نہ تو پٹیل جیسے نائب وزیر اعظم ہیں جو صرف اپنے کام سے کام رکھیں اور نہ ہی مرارجی بھائی کی طرح صرف نمائشی وزیر اعظم ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ آج کل یہ تلاش جاری ہے کہ سردار پٹیل کا بحیثیت وزیر اعظم کیا رول تھا اور کیا کابینہ میں۔ کبھی نائب وزیر اعظم کے رول پر کوئی تبادلہ خیال ہوا ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ اس تلاش کا کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آئے گا اور یہ سوال آج بھی اسی طرح تشنۂ جواب رہے گا جس طرح وہ پہلے تھا مگر نہرو اور پٹیل کے باہمی تعلقات کا توجہ کے ساتھ مطالعہ کرنے پر یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ مرد آہن کہے جانے والے سردار پٹیل کے نائب وزیر اعظم ہوتے ہوئے نہرو ہی حکومت کے سربراہ بنے رہے اور اپنی بلند خواہشات کے باوجود پٹیل نہرو کے سامنے بونے ہی ثابت ہوئے۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کشمیر سے متعلق تمام کام پٹیل کے وزیر داخلہ ہونے کے باوجود پنڈت نہرو خود دیکھتے تھے۔ گوپال سوامی آینگر وزیر بے قلمدان کی حیثیت سے اس کام میں وزیر اعظم کی مدد کرتے تھے۔ اس موقع پر جب مسٹر آینگر نے پنجاب کی حکومت کو کشمیر کی کچھ مدد کرنے کی ہدایت دی تو سردار پٹیل نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ کام وزارت داخلہ کے ذریعے ہونا چاہیے تھا اور آئندہ اسی طرح کیا جائے گا جسے گوپال سوامی نے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نہرو نے نائب وزیر اعظم کے گوپال سوامی کے ساتھ برتاؤ کی مذمت کرتے ہوئے سوامی کی طرفداری کی جس سے ظاہر ہے کہ مسٹر پٹیل اپنے شعبوں سے باہر کسی کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتے تھے۔ پھر بھی اگر انتظامی امور میں وہ نائب وزیر اعظم کا کوئی خاص مقام تسلیم کرتے تو سردار پر اس طرح نکتہ چینی نہ کرتے اور پٹیل کے مقابلہ میں وہ مسٹر آینگر کی حمایت نہ کرتے۔

اس واقعہ کے کچھ دن بعد اجمیر میں وقوع پذیر ہونے والے ایک واقعہ پر نہرو اور پٹیل میں وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے دائرۂ کار کو لے کر سخت اختلافات پیدا ہو گئے تھے جن میں نہرو ہی کامیاب رہے اور پٹیل ناکام لیکن اس واقعہ میں اس طرح کے دوسرے واقعات میں شاید ہی کبھی یہ سوال اٹھا ہو کہ نائب وزیر اعظم ہونے کے ناطے سردار کا کوئی خاص مقام تھا؟ جواب صاف تھا کہ ان کی ساری خصوصیت ان کے سیاسی قد کی وجہ سے تھی جو نائب وزیر اعظم نہ ہونے کے بعد بھی کم نہیں ہو سکتی تھی۔

مذکورہ حوالوں سے ظاہر ہے کہ نائب وزیر اعظم کا عہدہ کسی خاص صورت حال یا کسی خاص سیاسی حیثیت کو ضرور ظاہر کرتا ہے لیکن دستوری اور انتظامی لحاظ سے یہ عہدہ کوئی خاص مقام نہیں رکھتا۔ وزیر اعظم کس وزیر کو کس طرح استعمال کرتا ہے یہ اس کی مرضی پر ہے۔ سردار، ڈیسائی، چرن سنگھ وغیرہ کا ان کے وزرائے اعظم نے نائب وزیر اعظم کے ناطے کوئی خاص استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ اس مرتبہ خود اڈوانی جی نے کہا ہے کہ ہمارا ادارہ اس عہدے کے ناطے ان پر آنے والی ہے اس کو وہ پہلے ہی نبھا رہے ہیں اور یہ کہ سب کو پتہ ہے کہ کابینہ میں وزیر اعظم کے بعد انہیں کا مقام ہے مگر وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ ان پر جو ذمہ داری بھی آنے والی ہے اس سے ... کہا جا سکتا ہے کہ لال کرشن اڈوانی کی تقرری سابقہ تقرریوں سے مختلف ہے۔

خبروں کے مطابق کابینہ سکریٹری سے کہا گیا ہے کہ وہ پرانی فائلوں کو حاصل کرکے نائب وزیر اعظم کے دائرۂ کار کا جائزہ کریں اور ان کے کام کی سہولت کے لیے نائب وزیر اعظم کے دفتر کا عمل وغیرہ کا خاکہ تیار کرنے میں مدد کریں۔

ایک وزیر کے ناطے سردار پٹیل کی مدد کے لیے ایک پرائیویٹ سکریٹری اور کچھ عملہ اسٹاف ہوا کرتا تھا۔ مسٹر وی پی شنکر وزیر داخلہ کے پرائیویٹ سکریٹری تھے نہ کہ نائب وزیر اعظم کے پرائیویٹ سکریٹری۔ ان کے بعد کے نائب وزرائے اعظم کے دور میں بھی یہی پوزیشن رہی۔ ہمارے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نائب وزیر اعظم اپنے لیے نائب وزارت عظمیٰ کا دفتر قائم نہیں کر سکتے۔ ہمارا خیال صرف یہ ہے کہ آخر ایسی کون سی نئی ضرورت درپیش آ گئی ہے کہ مسٹر اڈوانی ایسا کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں اس سوال پر بھی غور کرنا ہوگا کہ دستور کی دفعہ (۳) ۷۷ میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کا کام زیادہ سہولت سے کیے جانے کیلئے اور وزیروں میں اس کام کی تقسیم کیلئے اصول و ضوابط بنائے جائیں گے۔ ان اصولوں میں

کابینہ، وزارء اور وزارتوں کی جانب سے فیصلے لیے جانے کی تفصیل دی گئی ہے لیکن اس میں وزیر اعظم سکریٹریٹ کا کہیں کوئی ذکر نہیں حالانکہ گذشتہ چند برسوں میں اس وزیر اعظم کے دفتر کی جس طرح توسیع کی گئی ہے اور اس کے کاموں کا جو دائرہ ابھر کر سامنے آیا ہے اس سے حکومت کی فیصلہ لینے کی طاقت اور کام کرنے کا طریقہ متاثر ہوتا ہوا صاف نظر آ رہا ہے اور اسی وجہ سے اس کی افادیت پر سوالیہ نشان لگ رہے ہیں۔ اور اگر اب نائب وزیر اعظم کی حیثیت سے مسٹر اڈوانی بھی نائب وزارت عظمیٰ کا علاحدہ دفتر قائم کرتے ہیں اور اس کا علاحدہ دفتر قائم کرتے ہیں تو اس بات کی کیا گارنٹی ہوگی کہ پہلے سے قائم وزیر اعظم کے دفتر کی حیثیت سے بڑے ہوئے دستوری مرکز کے مقابلہ میں اڈوانی کا یہ دفتر ایک متوازی دستوری مرکز نہیں بن جائے گا۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ یقیناً ملک کی سلامتی اور ملک کے اتحاد کیلئے انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔ □

جواہر القرآن

سورہ ھود ۱۱ ترجمہ آیات : ۵۲-۵۳

حضرت شیخ الہندؒ

○ اور اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع کرو اسی کی طرف[1] چھوڑ دے گا تم پر آسمان سے دھاریں[2] اور زیادہ دے گا تم کو زور پر زور اور روگردانی نہ کرو گنہگار ہو کر[3]

○ بولے اے ہود تو ہمارے پاس کوئی سند لے کر نہیں آیا اور ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے ٹھاکروں (معبودوں) کو تیرے کہنے سے اور ہم نہیں تجھ کو ماننے والے[4]

فوائد ——— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

ف۱ اس سورت کے شروع میں اس جملہ کی تفسیر گذر چکی۔

ف۲ یہاں موسلادھار مینہ برسنے کا وعدہ ... کیا گیا۔ [illegible]

ف۳ یعنی مالی اور بدنی قوت بڑھائے گا ... روحانی و ایمانی قوت کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ [illegible]

ف۴ ... [illegible] ... معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ... ایمان لا سکتے ہیں۔

میں نائب وزیر اعظم بنائے جانے کے فیصلہ سے ناواقف تھا

جانشینی دو نسلوں کے درمیان طے ہوا کرتی ہے

کسی معاون لیڈر کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں

نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مسٹر لال کرشن اڈوانی کا انٹرویو

س: واجپئی جی نے آپ کو ترقی دے کر اپنا جانشین قرار دے دیا ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

ج: جانشینی دو نسلوں کے درمیان طے ہوتی ہے ہم عمروں کے درمیان نہیں۔ میری اور واجپئی جی کی عمروں میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔

س: آپ کی نائب وزارت عظمیٰ کی ترقی کو بی جے پی میں دوسرے لیڈروں کو بھیجا جانا، درحقیقت [illegible] ... جائے گا کہ پارٹی اپنے جنرل کے نظریے کی طرف دوبارہ لوٹ رہی ہے؟

ج: [illegible]

س: حکومت اور معاون پارٹیوں کے درمیان ... وزیر اعظم کے درمیان ... ہو گئی ہے۔

س: حکومت میں آپ کی حیثیت نمبر دو کی شروع سے ہی ہے۔ اب جب وزیر اعظم نے آپ کو باقاعدہ نائب وزیر اعظم بنا دیا ہے تو آپ اپنے اس بدلے ہوئے رول کو کیا دیکھتے ہیں؟

ج: دراصل وزیر اعظم کے اختیارات کی وجہ سے میں جو کام ان کے معاون کی حیثیت سے شروع سے کر رہا تھا اس کو وزیر اعظم نے ... [illegible]

[illegible]

مایاوتی حکومت کے ساٹھ دن

کیا کھویا کیا پایا

حکومت چاہے ایک پارٹی کی ہو یا ملی جلی ... [illegible]

[illegible]

گودھرا ٹرین حادثہ

آگ لگانے والا مادہ اندر سے ڈالا گیا تھا

فارنسک سائنس لیباریٹری احمد آباد کی تحقیقاتی رپورٹ

علاوہ ازیں گودھرا ٹرین واقعہ پر جو فارنسک سائنس لیباریٹری کی رپورٹ آئی ہے اس نے ایک بھان متی کا پٹارہ کھول دیا ہے جس سے گجرات سرکار کے اس دعوے پر بھی سوالیہ نشان لگ گیا ہے کہ یہ واردات آئی ایس آئی کی ایک سازش تھی۔

اپنے ایک بیان میں گجرات پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر امر سنگھ چودھری نے سنگھ پریوار پر الزام لگایا کہ اس نے ہی پورے گجرات میں دنگے کرانے کے لیے گودھرا ٹرین واقعہ کو منظم طور پر کرایا تھا۔ ایف ایس ایل کی رپورٹ پر اپنے بیان میں انھوں نے کہا کہ اس رپورٹ سے صاف ظاہر ہے کہ آگ لگانے والا مادہ ایس-۶ ڈبے میں اندر کی طرف سے ہی ڈالا گیا تھا نہ کہ باہر کی طرف سے۔ مسٹر امر سنگھ نے کہا کہ اس رپورٹ سے مودی سرکار کا یہ جھوٹ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ سابرمتی ایکسپریس کے اس ڈبے کو مسلمانوں نے باہر سے آگ لگائی تھی۔ انھوں نے کہا کہ آگ لگانے والا ایسا مادہ یہاں پہلے بھی مسلمانوں کی جائیدادوں کو نذر آتش کرنے میں کام آتا رہا ہے اور گودھرا کے بعد منظم فسادات میں بھی فسادیوں نے مسلمانوں کی جائیدادوں کو اسی سے جلایا ہے۔ مسٹر امر سنگھ نے کہا کہ اس واقعہ میں بھی انھیں شرپسندوں نے آگ لگائی ہوگی جو اس کے بعد پورے گجرات میں مسلم کشی کرتے پھرے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملہ کو سامنے لانے کے لیے جانچ کرائی جائے۔

گجراتی زبان میں تین صفحات کی یہ رپورٹ اس فرد جرم کا حصہ ہے جو گودھرا کی ریلوے عدالت میں ۶۲ لوگوں کے خلاف داخل کی گئی ہے جن میں زیادہ تر گودھرا اسٹیشن کے پاس سگنل فالیا بستی کے رہنے والے ہیں۔ اس حادثہ میں ٹرین کے ڈبے میں آگ لگنے کی وجہ سے ۵۸ آدمی مارے گئے تھے۔

شروع میں ایف ایس ایل کے ذرائع نے اس رپورٹ پر یہ کہتے ہوئے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ یہ ایک عدالتی معاملہ ہے لیکن گجرات کے وزیر زراعت پرشوتم روپالا نے لیپا پوتی کرتے ہوئے کہا کہ آگ لگانے والا مادہ چاہے اندر سے ڈالا گیا ہو یا باہر سے اتنا ضرور ہے کہ یہ بہر حال میں ایک منظم سازش تھی جس کے تحت اس ڈبے کو جلایا گیا جس میں کارسیوک جا رہے تھے جبکہ وشو ہندو پریشد کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ آگ لگانے والا مادہ کچھ مقامی مسلمانوں کی جانب سے اندر کی طرف سے ہی ڈالا گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ڈبے کے دروازے اور کھڑکیاں سب اندر سے بند تھے کیونکہ باہر زبردست خشت باری ہو رہی تھی۔ اسی دوران کچھ لوگوں نے موٹی پائپ کے ذریعے آگ لگانے والا سیال مادہ ڈبے کے اندر پھینکا اور آگ لگا دی۔

رپورٹ نے مزید کہا کہ اس رپورٹ نے کوئی نیا انکشاف نہیں کیا ہے اور گودھرا کی جانچ کرنے والے کے جی شاہ کمیشن کے سامنے سو بھی شہادتیں ہیں جو ایک سو جان جتنی داخل کیے ہیں ان میں بھی یہی کہا ہے کہ آگ لگانے والا مادہ باہر سے ہی ڈالا گیا۔ انھوں نے سوال کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ مسافر خود ہی اپنے اوپر آتش گیر مادہ ڈال کر آگ لگا لیں؟

لیکن اس کے جواب میں کچھ بڑے سابق پولیس افسران کا کہنا ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ بے گناہ مسافروں نے نہیں بلکہ ان کے ساتھ سفر کرنے والے کسی سازشی گروہ نے یہ حرکت کی ہو جو ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس آگ لگانے والا مادہ پہلے سے موجود رہا ہو۔ انھوں نے اس واردات کے لیے گودھرا کو سب سے موزوں خیال کیا ہو۔ اس بات کا پورا امکان ہے کہ کارسیوکوں کے ساتھ چلنے والے سازشی لوگوں نے ڈبے کے اندر سے بند کر دیے ہوں اور اس میں آگ لگانے والا مادہ چھڑک کر آگ لگا دی ہو اور پھر ایک کھلے دروازے سے کود کر نکل گئے ہوں۔ ان افسران نے یہ بھی کہا کہ یہ ناقابل یقین ہے کہ گودھرا کا کوئی مسلمان اس ڈبے میں چڑھ جائے جس میں سو ہندو مسافر اشتعال انگیز نعروں کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔

ان افسران نے فارنسک سائنس لیباریٹری کی رپورٹ کو حقائق سے پردہ اٹھانے والی بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اس بات پر شروع سے ہی شک ہے کہ گودھرا واردات مسلمانوں نے انجام دی ہے۔ یقیناً یہ ہندو جارحیت پسندوں کا کام ہے جو سیاسی فائدہ اٹھانے کے لیے فسادات کرانا چاہتے تھے۔

بیان میں آگے کہا گیا ہے کہ "جھوٹ کے اس پلندے کا اب پردہ فاش ہو چکا ہے اور اس رپورٹ کے بعد ۶۲ لوگوں کے خلاف سازش کرنے کے جو فرد جرم داخل کی گئی ہے وہ عدالت میں ٹھہر نہیں پائے گی۔ زیادہ سے زیادہ ان لوگوں پر فساد برپا کرنے اور پتھر پھینکنے جیسے الزامات عائد ہو سکتے ہیں لیکن قتل کا الزام قطعی عائد نہیں ہو سکتا۔"

یہ ایف ایس ایل رپورٹ اس کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ایم ایس دہیا نے تیار کی تھی۔ انھوں نے اس کو آخری شکل دینے سے پہلے اس طرح کے ایک خالی کوچ کو جلانے کا اہتمام کیا تھا تاکہ عملی طور پر آگ لگا کر جانچ سکیں۔ اس تجربے نے بتایا کہ ایس-۶ جیسے کوچ کو جلانے کے لیے کم سے کم ۶۰ لیٹر آگ لگانے والا سیال مادہ استعمال کیا گیا تھا لیکن یہ اندر سے ہی ڈالا گیا تھا نہ کہ باہر سے جیسا کہ عام طور سے بتایا جا رہا ہے۔ اگر یہ مادہ زمین سے سات فٹ کی اونچائی پر واقع کوچ کے دروازوں اور کھڑکیوں سے ڈالا جاتا تو یقیناً اس کا کافی حصہ پٹریوں کے پاس گرا ہوا نظر آتا جبکہ وہاں کوئی ثبوت نہیں کہ اس کا کوئی سیال موجود پایا گیا ہو۔

اور سب سے حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ کوچ کے اندر آگ سے زبردست نقصان ہوا تھا جبکہ باہری حصہ میں کوئی بھی نشان نہیں۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ کھڑکیوں سے نیچے کے حصوں میں آگ کا کوئی اثر نہیں تھا۔

آگ لگانے کا یہ تجربہ کئی زاویوں سے بار بار کیا گیا تاکہ حقیقت کو جانچا جا سکے۔ اس کے بعد فارنسک سائنس لیباریٹری اس نتیجہ پر پہنچی کہ "کوچ کی نشستوں کے درمیان سیٹ نمبر ۷۲ کے پاس کھڑے ہو کر کسی نے ایک چوڑے منہ کے کنٹینر کے ذریعے ساٹھ لیٹر آگ لگانے والا سیال مادہ اندر چھڑکا اور اس کے بعد ڈبے میں آگ لگ گئی۔" □□

صفحہ روزگار

ٹیچنگ۔ ایک آرام دہ اور منافع بخش پیشہ

تعلیم پہلے سرکاری کنٹرول میں تھی لیکن اب دھیرے دھیرے اس میں نجی دخل بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ پرائمری تعلیم کے میدان میں پورے ملک میں پبلک اسکولوں کا جال پھیل چکا ہے۔ دیہی علاقوں میں بھی پرائیوٹ اسکول کام کر رہے ہیں اور غریب لوگ بھی اب سرکاری اسکولوں کے بجائے اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں بھیجنا پسند کرتے ہیں۔

بڑی تعداد میں نئے سکنڈری اسکول بھی کھل چکے ہیں اس کے علاوہ انجینئرنگ کالج، میڈیکل کالج، بیچلرس ٹریننگ کالج اور مینجمنٹ ادارے بھی نجی سیکٹر میں چل رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کوچنگ بھی ایک اچھے کاروبار کی شکل لے چکا ہے۔ انجینئرنگ اور میڈیکل کالج میں داخلے کے علاوہ سول سروس میں کامیابی کے لیے بھی بڑے پیمانے پر کوچنگ انسٹی ٹیوٹ ملک کے ہر بڑے شہر میں چل رہے ہیں اس لیے ٹیچنگ کے پیشہ کی بڑی اہمیت ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل درجات ہیں۔

پرائمری ٹیچر

یہ ٹیچر نرسری اور ابتدائی درجات (کہیں پانچویں تو کہیں ساتویں آٹھویں تک) میں پڑھاتے ہیں ان میں تقریباً ہر مضمون پڑھانا ہوتا ہے۔

سکنڈری ٹیچر

یہ ٹیچر سکنڈری درجات کو (کہیں دسویں تو کہیں بارہویں تک) میں پڑھاتے ہیں۔ یہ ٹیچر ایک یا ایک سے زیادہ مضامین پڑھاتے ہیں۔ سکنڈری ٹیچروں کے بھی دو قسم کے درجات ہوتے ہیں۔ ایک درجہ تربیت یافتہ گریجویٹ ٹیچروں کا ہوتا ہے۔ یہ لوگ گریجویٹ ہونے کے بعد بیچلرس ٹریننگ کرنے کے بعد سروس میں آتے ہیں۔ دوسرا درجہ پوسٹ گریجویٹ ٹیچروں کا ہوتا ہے۔ یہ پوسٹ گریجویٹ ڈگری یافتہ ہوتے ہیں۔ (ایم اے یا ایم ایس سی) یہ ٹیچر سینئر ہو جاتے ہیں ان کو لیکچرار کہا جاتا ہے۔

کالج کے ٹیچر

یہ ٹیچر گریجویٹ یا پوسٹ گریجویٹ سطح تک پڑھاتے ہیں۔

انجینئرنگ، میڈیکل، مینجمنٹ، ٹریننگ کالج کے ٹیچر

یہ متعلقہ اداروں میں پڑھاتے ہیں ان کے تین درجے ہوتے ہیں۔

لیکچرر: یہ شروعات ہوتے ہیں کالجوں میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

ریڈر: یہ لیکچرر سے بڑے ہوتے ہیں۔

پروفیسر: یہ بڑے اور تجربہ کار ہوتے ہیں۔ کالجوں میں ان کی تعداد کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر سینئر ہونے پر یہ پرائمری اسکولوں میں ہیڈ ماسٹر یا ہائر سکنڈری اسکولوں میں پرنسپل بن جاتے ہیں۔ کالج کے سینئر ٹیچر کالج کے ہیڈ آف شعبہ یا پرنسپل تک ہو سکتے ہیں یہ بھی انتظامی عہدے ہوتے ہیں ان میں پڑھانے کے علاوہ انتظامیہ کا کام ہوتا ہے۔

آرٹ مضامین پڑھانے والوں کے لیے کافی آسان ہوتے ہیں۔ یہ تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، فلسفہ، سیاست، انگلش جیسے شعبوں کو پڑھاتے ہیں۔ بہت سی زبانوں جیسے ہندی، سنسکرت، اردو وغیرہ بھی پڑھاتے ہیں۔ وہ کامرس جیسے مضامین بھی پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ سائنس کے مضامین جیسے فزکس، کیمسٹری، بائیولوجی وغیرہ بھی پڑھا سکتے ہیں اور کچھ دشواری کے ساتھ لیب میں پریکٹیکل بھی کرا سکتے ہیں۔

کام کی قسم: یہ کام زیادہ تر کلاس روم میں کیے جاتے ہیں۔ لیب میں بھی کچھ دشواری آسکتی ہے لیکن تجربہ ہو جانے یا کسی کا ساتھ ہو جانے پر کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

تعلیمی لیاقت: پرائمری ٹیچر کے لیے ہائی اسکول یا انٹر میں ۵۰ فیصد ضروری ہے۔ نرسری ٹیچر کیلئے نرسری ٹیچر میں ٹریننگ اور دیگر کلاسوں کو پڑھانے کے لیے بی ایڈ یا اس کے مساوی ڈگری ضروری ہے۔ کالج میں پڑھانے کے لیے کسی خاص مضمون میں پوسٹ گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ ساتھ ہی ایم فل کی ڈگری بھی ہونی چاہیے۔ ریڈر کے عہدے پر ترقی کے لیے پی ایچ ڈی اور پروفیسر پر ترقی کے لیے ریسرچ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ٹریننگ کالجوں اور مینجمنٹ اداروں کا کام کرنے کا طریقہ کالجوں جیسا ہی ہوتا ہے۔ تعلیمی لیاقت میں فرق ہوتا ہے۔ تقرری کے لیے ایم ایڈ یا ایم بی اے کی ڈگری ضروری ہوتی ہے۔ آگے ترقی پانے کے لیے پی ایچ ڈی کی ڈگری ضروری ہے۔

تنخواہ اور مراعات: حکومت نے اپنے تعلیمی اداروں کے لیے تنخواہ کے اسکیل طے کیے ہیں جن میں پرائمری ٹیچر کو چار پانچ ہزار روپیہ ماہانہ مشاہرہ ملتا ہے اور ریڈر یا پروفیسر کے لیے ۲۲-۳۰ ہزار روپیہ ماہانہ ملتے ہیں۔

یہاں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ ٹیچر کے پیشہ میں خالی وقت کافی ہوتا ہے اس خالی وقت میں ریسرچ بھی کی جا سکتی ہے اور کتاب بھی لکھی جا سکتی ہے۔ جس سے اچھی آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کالج والے چاہیں تو پرائیوٹ ٹیوشن کرنے کا بھی موقع ہے جو کافی نفع بخش ہوتا ہے۔

ملازمت کی دستیابی: ہندوستان کی آبادی لگاتار بڑھ رہی ہے اس کے ساتھ ہی تعلیم کا دائرہ بھی بڑھتا جا رہا ہے آج غریب بھی اپنے بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں۔ حکومت کی پالیسی اور مجبوری دونوں ہی اس میدان میں نوکری کو بڑھا رہی ہیں اس لیے مستقبل میں بھی اس میدان میں ملازمتیں اور بڑھیں گی اور ملازمت کے مواقع بڑھتے رہیں گے۔

کون ہوگا ہندستان کا

سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کی سپریم کورٹ کی ہدایت کے خلاف

سیاسی پارٹیوں کا بے مثال اتحاد

جمعیۃ علماء ہند

۱۹ جولائی ۲۰۰۲ء بروز

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت

اسرائیل دہشت گرد ریاست ہے

تجویز کا متن

عالم اسلام

دہشت گردی کے خلاف سخت اقدام

تنظیم اسلامی کانفرنس میں رائے شماری کی حمایت

پاکستان میں پارلیمانی انتخابات کا اعلان

جنوبی افریقی ممالک کو خطرہ

عالمی خبریں

جی-۸ ممالک کے لیڈروں کا اجتماع

مغربی کناڈا کے تفریح گاہی شہر کاناسکس میں دنیا کے انتہائی طاقتور ۸ ممالک کے لیڈر ایک چوٹی کانفرنس کیلئے جمع ہوئے جس میں افریقہ کے لیے ...

بینٹ پہننے کے خلاف عورتوں کو وارننگ

افریقہ کے چھوٹے سے ملک سوازی لینڈ میں عورتوں کو وارننگ دی گئی ہے کہ اگر انھوں نے پینٹ پہننے کی جرأت کی تو ...

ایٹمی حملے کا اندیشہ

۱۱۶ سالہ خاتون

دنیا کی سب سے عمر رسیدہ خاتون کی عمر ۱۱۶ سال ہے ...

قتل کی دھمکی دینے والا گرفتار

امریکہ کے صدر جارج بش کو قتل کرنے ...

شارک سے تنگ آمد بجنگ آمد

بہار میں مرکزی وزیروں کی زبردست فوج اتار دینے کے باوجود

لالو کے سامنے کوئی کچھ نہیں

نائب صدر جمہوریہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

یوم فلسطین منائیں

مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ صیہونی اسرائیل جارحیت و توسیع پسندانہ اقدام اور اس کے حامی پشت پناہ استعماری طاقت برطانیہ، امریکہ کی ناجائز حمایت کی مذمت اور فلسطینی مظلوم عوام کی حمایت کی ہے ...

اسعد مدنی

صدر جمعیۃ علماء ہند

انگریزی تجویز بھیجنے کے پتے

1. Secretary General,
United Nations
55, Lodhi Estate,
New Delhi-110003.

2. His Excellency The
Ambassador of USA
American Embassy,
Chanakyapuri
New Delhi-11002

3. Jamiat Ulama-i-Hind
1, Bahadur Shah Zafar Marg
New Delhi-110002.

سب لوگ یہ جان لیں کہ صداقت کا سیدھا راستہ اسلام کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے

غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے وزیر تعلیم لالہ ہرکشن جی کے نومسلم صاحبزادے جناب خالد لطیف گابا کی قبول اسلام کے بعد لاہور کی جامع مسجد میں پہلی تقریر

مسٹر خالد لطیف گابا (لالہ ہرکشن لال کی) وزیر تعلیم پنجاب غیر منقسم کے فرزند [illegible] جب مسلمان ہوئے تو آپ نے شاہی مسجد لاہور میں حسب ذیل تقریر کی۔

خدائے برتر و بالا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے لاکھوں گمراہ بندوں میں سے مجھے انتخاب کیا اور صراط مستقیم کی ہدایت دے کر دوسروں کے لیے مثال بنایا تاکہ سب لوگ یہ جان لیں کہ صداقت کا سیدھا راستہ اسلام کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرات! جب انسان پیدا ہوتا ہے تو [illegible]

حضرات! [illegible]

اسلام کی عالمگیر اخوت و دعوت

[illegible]

دہلی ہندوستان کا سب سے مہنگا شہر

[illegible]

مدح و مناقب
سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

[illegible]

نعت شریف

[illegible]

جموں و کشمیر کو تین حصوں میں تقسیم کر دینے کا مشورہ

ہندوتووادی تنظیموں کی شرانگیزی

کشمیر معاملات کے ماہر جناب کاشی ناتھ جوگ پلکر کی خصوصی تحریر

[illegible]

جموں و کشمیر کے اسمبلی انتخابات

کیا وزیر اعظم شدت پسند رہنماؤں کو انتخابات میں حصہ لینے پر آمادہ کر سکیں گے؟

[illegible]

بقیہ: منظر پس منظر صفحہ ۱۲ سے

[illegible]

تجاویز منظور کردہ اجلاس عام جمعیۃ علماء بہار و جھارکھنڈ منعقدہ یکم و ۲ جون ۲۰۰۳ء بمقام بھاگلپور

مدارس سے متعلق تجویز

[illegible]

گجرات میں مسلم نسل کشی سے متعلق تجویز

[illegible]

جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ میں مسابقہ قرآن کریم کا اجتماع

[illegible]

مسابقہ میں شرکت کرنے والے مدارس

[illegible]

امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے طلباء

[illegible]

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

[illegible]	5000/-
[illegible]	56,000/-
[illegible]	8,020/-
[illegible]	900/-
[illegible]	1,00,000/-
[illegible]	1,500/-
[illegible]	450/-
[illegible]	70,000/-
[illegible]	75,000/-
[illegible]	5,00,000/-
[illegible]	28,000/-
[illegible]	1,02,000/-
[illegible]	52,500/-
[illegible]	2,700/-
[illegible]	1,200/-
[illegible]	7,500/-
[illegible]	6,000/-
[illegible]	8,000/-
[illegible]	6,000/-
[illegible]	8,665/-
[illegible]	19,150/-
[illegible]	1,705/-
[illegible]	420/-
[illegible]	12,725/-
[illegible]	1,060/-
[illegible]	500/-
[illegible]	26,115/-
[illegible]	2,500/-
[illegible]	14,540/-
[illegible]	500/-
[illegible]	3,46,400/-
[illegible]	1,00,000/-
[illegible]	2,500/-
[illegible]	10,330/-
[illegible]	3,000/-
[illegible]	2,500/-
[illegible]	5,200/-
[illegible]	2,470/-
[illegible]	2,10,000/-
[illegible]	67,150/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	20,000/-
[illegible]	35,500/-
[illegible]	6,000/-
[illegible]	20,240/-
[illegible]	7,00,000/-
[illegible]	3,050/-
[illegible]	800/-
[illegible]	8,000/-
[illegible]	3,000/-
[illegible]	8,00,000/-
[illegible]	1,65,000/-
[illegible]	4,500/-

[illegible]	500/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	17,200/-
[illegible]	2,111/-
[illegible]	2,50,000/-
[illegible]	1,58,532/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	500/-
[illegible]	560/-
[illegible]	500/-
[illegible]	500/-
[illegible]	500/-
[illegible]	100/-
[illegible]	50/-
[illegible]	50/-
[illegible]	8,000/-
[illegible]	1,100/-
[illegible]	1,500/-
[illegible]	800/-
[illegible]	5,500/-
[illegible]	2,00,000/-
[illegible]	8,53,345/-
[illegible]	3,700/-
[illegible]	11,000/-
[illegible]	9,800/-
[illegible]	10,000/-
[illegible]	10,000/-
[illegible]	5,070/-
[illegible]	20,000/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	10,000/-
[illegible]	2,960/-
[illegible]	3,000/-
[illegible]	84,000/-
[illegible]	7,010/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	100/-
[illegible]	1,300/-
[illegible]	17,000/-
[illegible]	1,910/-
[illegible]	2,810/-
[illegible]	1,040/-
[illegible]	250/-
[illegible]	1,370/-

[illegible]	63,850/-
[illegible]	30,000/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	500/-
[illegible]	1,08,000/-
[illegible]	40/-
[illegible]	100/-
[illegible]	10/-
[illegible]	500/-
[illegible]	2,000/-
[illegible]	5,000/-
[illegible]	800/-
[illegible]	3,500/-
[illegible]	2,000/-
[illegible]	11,500/-
[illegible]	2,000/-
[illegible]	82,562/-
[illegible]	2,250/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	1,500/-
[illegible]	6,487/-
[illegible]	1,400/-
[illegible]	1,840/-
[illegible]	1,00,000/-
[illegible]	1,000/-
[illegible]	350/-
[illegible]	90,200/-
[illegible]	1,50,000/-
[illegible]	2,000/-
[illegible]	20,000/-
[illegible]	10,500/-
[illegible]	13,000/-

(جاری)

بقیہ: نائب صدر جمہوریہ

[illegible]

بقیہ: اتحاد

[illegible]

ضرورت رشتہ

[illegible]

رابطہ کریں

ایم کے، معرفت الجمعیۃ

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
R. N. I. NO. - 38985/82
Posting Date - 15/16 July 2002
19 - 25 JULY 2002
Postal Registration No. - DL - 11052/ 2002

منظر پس منظر :

منصور علی خاں کاروار

نئے صدر عبدالکلام — آئندہ وزیر اعظم اڈوانی — مستقبل کا ہندوستان

نئے صدر عبدالکلام

گزشتہ کالم کے بعد سے اب تک ہندوستان میں دو اہم واقعات ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ صدر جمہوریہ ہند نے وزیر داخلہ اڈوانی کو نائب وزیر اعظم مقرر کر دیا جس کے لیے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے صدر کو مشورہ دیا تھا۔ دوسرا اہم واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان کے شہرۂ آفاق میزائل سائنس داں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت نے صدر جمہوریہ کے عہدے کے لیے این ڈی اے کا متفقہ امیدوار نامزد کیا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی اور جنتا دل کے سوا کسی اپوزیشن پارٹی نے بھی ان کی امیدواری کی مخالفت نہیں کی ہے۔ کمیونسٹ لیڈروں کا اعتراض اصولی اور حالات کے مطابق ہے۔ تاہم ان کی امیدوار لکشمی سہگل کی کامیابی تو کیا [illegible] کی فکر بھی ممکن نہیں ہے۔ کانگریس اور دوسری سب ہی اپوزیشن پارٹیوں نے ڈاکٹر عبدالکلام کے صدارتی امیدوار ہونے کی بھرپور حمایت کی ہے۔ اس لیے یہ یقینی ہے کہ ڈاکٹر عبدالکلام متفقہ یا اتفاق رائے سے ہندوستان کے آئندہ صدر ہوں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے حالات اور واقعات کے اس نازک موڑ پر ڈاکٹر کلام کو صدر بنا کر مسلمانوں کا ٹوٹا ہوا دل جوڑنے اور ان کے زخموں پر مرہم لگانے کے لیے پسند نہیں کیا بلکہ یہ اپنی حکومت کو بدحالی، رسوائی اور روسیاہی سے بچانے کی ایک کوشش ہے۔ مسلمانوں کو یہ خوش فہمی ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ ایک نہایت ممتاز، لائق اور عالمی شہرت یافتہ مسلم سائنس داں کی اہم شخصیت کے صدر منتخب ہو جانے کے بعد ان کی مصیبتیں کم ہو جائیں گی اور جارحیت پسند ہندو وطن پرستوں کے حملے اور مظالم ان پر بند ہو جائیں گے۔ پوری دنیا میں گجرات کے حالیہ واقعات نے ہندوستانی حکومت کو ننگا کر دیا ہے اور جس جارحیت پر گزشتہ ایک صدی سے مختلف قسم کے پردے ڈالے گئے تھے وہ آخرکار اقوام عالم کے سامنے بے نقاب ہو گئی۔ اب ایک انتہائی لائق اور شریف مسلمان کو عہدۂ صدارت پر فائز کر کے بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے اطلاعاتی اور تبلیغی حامیوں نے اپنے داغ مٹانے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال یہ واقعہ اپنی جگہ ایک مثبت قدم ہے۔ اور ڈاکٹر کلام اس پر بلاتفریق مذہب و ملت سب ہی کی طرف سے تہنیت و مبارکباد کے مستحق ہیں۔ البتہ مسلمانوں کو یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ ان کے ایک ہم مذہب کے صدر جمہوریہ منتخب ہو جانے سے ملک کے ہندو مسلم ماحول پر کوئی خاص اثر پڑے گا۔ اس سے قبل کانگریس حکومت کے دور میں بھی ایک کے بعد دوسری مسلم شخصیت عہدۂ صدارت پر فائز ہوتی رہی لیکن ہندوستان میں ہزاروں مسلم کش فسادات ہوتے رہے اور صورتحال میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اسی طرح آئندہ بھی کوئی فرق پڑنے والا نہیں ہے۔ ہاں بھارتیہ جنتا پارٹی اس مثبت واقعہ سے سیاسی فائدہ ضرور حاصل کر سکتی ہے اور بین الاقوامی برادری میں اپنی اور ملک کی رسوائی کو کم کرنے کی امید رکھ سکتی ہے۔

آئندہ وزیر اعظم اڈوانی

وزیر داخلہ اڈوانی کے ایڈوانی کا نائب وزیر اعظم مقرر کیا جانا آئینی ضابطے کی رو سے کوئی خاص بات نہیں ہے۔ ہندوستان کے دستور اساسی میں وزیر اعظم کے ساتھ نائب وزیر اعظم کے تقرر کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن ملک کے موجودہ سیاسی ماحول اور تناظر میں اس کے مضمرات قابل غور ہیں۔ یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی میں اڈوانی سنگھ پریوار کے سیاسی ترجمان ہیں اس لحاظ سے انھیں بی جے پی کے سخت گیر موقف رکھنے والے عناصر کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ بھاجپا کی قیادت میں قائم ہونے والی این ڈی اے کی حکومت کے قیام کے وقت بھی کٹر بھاجپائی عناصر مسٹر اڈوانی کو ہی وزیر اعظم بنانا چاہتے تھے لیکن مرکز میں مضبوطی کے ساتھ قدم جمانے کے لیے اس پر زیادہ زور نہیں دیا گیا اور پارٹی کے سخت گیر عناصر نے یہ گوارہ کر لیا کہ مصلحت وقت کے تحت ایک ایسے لیڈر کو وزیر اعظم بنایا جائے جو حکومت کے مختلف عناصر کو یکجا رکھ سکے۔ اس کے ساتھ مسٹر اٹل بہاری واجپئی کو پارٹی کے اعتدال پسند لیڈر کی حیثیت سے پیش کیا گیا اور ان کی اس امیج کو مختلف طریقوں سے ابھارا گیا۔ اس طرح ایک طرف اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو یہ دلاسا دے کر چپ کیا گیا کہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے وزیر اعظم سے خوفزدہ نہ ہوں اور ان کی اعتدال پسندی پر بھروسہ رکھیں۔ دوسری طرف این ڈی اے میں شامل نام نہاد سیکولر پارٹیوں کو ساتھ رکھنے کے لیے مسٹر واجپئی کی اعتدال پسندی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ مرکزی حکومت میں اس اہم تبدیلی پر سیاسی پارٹیوں، اپوزیشن اور تبصرہ نگاروں نے جو رائے زنی کی ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ آنے والے دنوں میں حکومت اور این ڈی اے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کی گرفت مضبوط ہوگی۔ اس سے آئندہ پارلیمانی انتخابات میں پارٹی کے روایتی ہندو ووٹوں کو اپنی طرف لانا آسان ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ درحقیقت مسٹر واجپئی کی اعتدال پسندی ایک ڈھونگ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی عارضی حکمت عملی (Tactics) تھی کیونکہ اپنے چھ سالہ اقتدار کے دوران بھی وہ وقتاً فوقتاً ملک اور بیرون ملک میں بار بار یہی کہتے رہے کہ وہ آر ایس ایس کے وفادار سپاہی ہیں۔ پھر بھی

ہمارے کچھ دانشور سیاست داں واجپئی کی اعتدال پسندی کی امیج کو ابھارتے رہے۔ آج بھی کچھ تبصرہ نگار مسٹر واجپئی کو اڈوانی اور بی جے پی کے سخت گیر عناصر سے الگ کر کے دیکھتے ہیں۔ مسٹر اڈوانی کا نائب وزیر اعظم مقرر کیا جانا ان کے آئندہ وزیر اعظم ہونے کی طرف صاف اشارہ ہے۔ جس کے پیچھے سنگھ کی خوب سوچی سمجھی کارفرمائی ہے۔ واجپئی اور اڈوانی کے مابین اختلافات کا معاملہ تو [illegible] نہیں ہے۔ نائب وزیر اعظم ہونے سے پہلے اب تک بھی مسٹر اڈوانی کو مرکزی حکومت میں نمبر دو کی پوزیشن حاصل تھی۔ پارٹی کی قیادت میں تبدیلیاں ہونے کے پیچھے اہم فیصلوں میں بھی مسٹر اڈوانی کا ہاتھ صاف نظر آتا ہے۔ اس لیے کسی کو یہ سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے کہ واجپئی کے بعد بی جے پی کے لیڈر اور ملک کے وزیر اعظم اڈوانی ہوں گے۔

مستقبل کا ہندوستان

اگرچہ اس قسم کی اطلاعات سے چونکا دینے والی خبر یہ آئی ہے کہ مسٹر واجپئی آئندہ ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں امیدوار نہیں ہوں گے۔ [illegible] لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسٹر واجپئی ہندوستان میں بی جے پی کی حکومت کی قیادت کرنے والے پہلے وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے تھے [illegible] علاوہ ان کی [illegible] اور صحت کی خرابی بھی زیادہ دنوں تک وزیر اعظم کا بھاری بوجھ برداشت کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ایسی صورت میں مسٹر اڈوانی کا وزیر اعظم بننا تو یقینی امر ہے لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت اور قیادت [illegible] کانگریس کے دوبارہ برسر اقتدار آنے کا امکان موہوم ہے۔ [illegible] کانگریس نے اپنے طریق و انداز میں [illegible] نہیں کی۔ اس کی قد آور شخصیتوں نے کسی کو ابھرنے نہیں دیا [illegible] کانگریس کو اپنے عروج کے دنوں میں کرنا چاہئے تھا وہ نہ کر سکی۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

الجمعیۃ

پرنٹر و پبلشر : مولانا محمد مدنی
سب ایڈیٹر : محمد حنیف دہلوی
مالک : جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت : مدنی ہال ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲
مطبوعہ : [illegible]



وزیر اعلیٰ دہلی سے جمعیۃ علماء ہند کے وفد کی ملاقات

نئی دہلی — ۱۸ جولائی ۲۰۰۲ء

یہاں جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم جانشین امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ العالی کی قیادت میں دہلی کے دینی مدارس کے نمائندوں کا ایک وفد، وزیر اعلیٰ دہلی سے ملا۔ وفد کے قائد مولانا مدنی نے وزیر اعلیٰ دہلی سے دینی مدارس کے کردار اور ان میں سرکار کا تیار کردہ نصاب تعلیم کے رائج کرنے کے تعلق سے تشویش کا اظہار کیا اور اس کے متعلق ایک یادداشت پیش کی۔ وزیر اعلیٰ شیلا دکشت نے وفد کو مکمل یقین دلایا کہ دینی مدرسوں میں مداخلت کا سرکار کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ سرکار کبھی مدرسے کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اگر سرکار کو مسلمانوں کی تعلیم و ترقی سے دلچسپی ہے تو وہ مسلم علاقوں میں اچھے اسکول کھولے۔ سرکاری اسکولوں کا انتہائی بدتر حال ہے۔ [illegible]

[illegible]